

حب کے سر بستہ راز

مؤلفہ
صوفی خالد قادری

صوفی اقبال احمد



FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP
Free Amliyaat Books ... pdf

جلد حقوق محفوظ ہیں

حب کے سرسبز راز

یعنی

حب یا عملِ تسخیر کے سرسبز راز از حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ کو عامل
سراپکا انسان کو اپنا مطیع اور حلقہ بگوش بناسکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بلاسکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قربِ حبیب حاصل کرنے میں
نہا آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے جس کے ان سرسبز رازوں
کی جواہر غوث الاعظمؒ میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ چھ
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت لی ہے

مؤلفہ صوفی اقبال احمد

حسبِ رایش محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور

محمد سلیم بریلوی مؤلف با احترام بالونظام الدین مستاجر مہار

دیاجہ

مغربی علوم کے تعلیم طبیعیات اور سائنس کو تجربوں لوگوں دلوں سے کھلا مائل
 بہتر و کمی تاخیر مائل اثر آدمی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو ذہن بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ
 قوی نہیں جاسوئے جو ان روح دور کے قالب میں الیا کرتے تھے کامر اس میں بات
 انکل نہیں کر کہ کبھی شکر دیوار سے چمکا دیں یا گھوڑا بادل وغیرہ بن کر باندھیں یا یورپ میں ہر
 گوالے ہیں کہ وہی کھل کر اپنا کر لیں یہ باتیں ب سب پورانی داستانیں ہیں۔ وجہ یہ
 کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرف مائل کر۔ اور اہل زمانہ سائنس کے دلدادہ ہیں میں بھی
 تعلیم کا حامی اور سائنس کا گردنوں۔ اور اسکی بہت مدت تک مسترد کمی تاخیروں سے
 متنبہ کر رہا ہوں لیکن ایک روز ایک قلمی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور یہ قلمی کتاب
 کسی شخص نے طب اور روحانی کشش کے بارے میں بہت سے مختلف کتب کے مضامین
 سے فراہم کر کے بنائی تھی۔ اس میں کئی عجیب و غریب علاج اور ایسی باتیں مہری نظر سے
 گزریں۔ جنہوں نے حیرت میں ڈال دیا اور جب تجربہ کر کے انکو صحیح پایا تو اور
 بھی حیران ہوا۔ کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر
 سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اس میں لکھا تھا۔ کہ بچوں پر چار مانوں کا سایہ پڑنے پر
 دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر چل کر اور مثلاً سفر کر کے آؤ تو شیر خوار بچوں کی
 چاہانی پرنہ بیٹھ جائو۔ ورنہ انکو بوجھ ہو جائیگا۔ بچوں کو گدات کے وقت بیٹھ
 نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مہر جس طرح اسکی
 سر کے گرد مہر کر آگ میں ڈالو۔ مہر جلی کی دھانپیں ہرگز نہ ملے گی اس طرح
 ہر روز مہر میں بار کر آگ میں اتے جاؤ جسے روز دھانپیں لے۔ اپنی روز سے آرام
 ہو جائیگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مہر میں پیر قد کے بابر کچا سوت نام کر
 اسے تھپا کر لے۔ اور جھگ میں جا کر لیکر کے درخت سے بغیر سوز دو دوڑ ہو کر
 گرد باندھ دے۔ اور اسے کہہ دے کہ آج سمار گھر حضرت نے آنا ہی سہی تو ہو کر
 اگر کہیں میں کہو بے پس حیف چاہ گھر چلا آئے۔ اور چھوٹ کر نہ کہیں بنار
 میں کہنا کہ جو۔ جھکو بیات۔ نہ حال کی وقت چلے نہیں۔ کیونکہ اگر گر کر زخم آجائے گا۔ تو وہ

زخم پر بہت ہی شکل سی چھا ہر جگہ۔ عود صلیب ہر جگہ میں شکاویں تو مگر کو افادہ ہر جگہ ملے گا۔
 پانی کو مت الٹو۔ کیونکہ اس کے پینے سے باپس کب جانگی سر پر سے آگ نہ لیجاوے۔ اگر
 آتش گنج محل آئی۔ اگر صبر کاٹے تو اسے فوراً مار دو۔ رو نہیں ہوگی نہ ہنر چڑیگی۔ اگر
 دیر انداز کاٹے تو اسے فوراً مار کر ہلاک کر دو۔ بعد امداد کو ہوا میں اڑا دو۔ نہ ہر میں جو چچی غم نہ
 اس طرح کی عجیب عجیب باتیں عجیب عجیب علاج لکھے ہوئے دیکھتے۔ تو ان میں چند
 ایک کو جو آرزو یا تو صحیح پایا۔ اور جب متواتر آزمائے پر صحیح نکلے تو میرا وہ خیال کہ فتر
 اور فتر کوئی خے نہیں بدل گیا۔ اس میں کس امر کا قائل ہو گیا کہ علموں میں ضرورت تاثیر
 حرم جو کہ صحیح علموں اور فتر و نکاح کا مسئلہ ہے اور بتا دینا اسے سکھانے میں بخل کرتے ہیں۔
 اور اگر بتاتے ہیں تو صحیح نہیں بتاتے۔ مگر یہ علم ہی اور کئی ایک مشہور فی معلوم کی طرح لوگوں
 کے سینوں ہی میں قروں میں چلا گیا۔ مثلاً سائنس بدیہی کیسا بتانا۔ ہوان بدیا
 اٹلن کھولا کا علم۔ جو نقش بدیہی دل کا حال معلوم کر سکا علم وغیرہ۔ چونکہ میں خانی تاثیر و نکاح
 مستفاد ہو گیا تھا۔ اس لئے اب مجھ کو اس فن کی تلاش ہوئی۔ جسکو جہاد چھوٹک کر نبوالا
 سنا اس کے پاس دو دروازا تھے۔ اور جسکو مستر باز پاتا تھا اسی کی خدمت کرنے لگا۔ غرض کہ
 اسی طرح بگڑ دو اور سب سے مٹی بہت اچھی اور مفید باتیں جمع کر لیں مثلاً سرود کا
 جہاد بجز کی بلی کا جہاد۔ ابچھوٹکے کا فتر وغیرہ وغیرہ۔ اینٹا بام میں پکڑ لیک
 شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ایک دوست کو ایسی ترکیبیں یاد ہیں کہ جیسے شخص اپنا
 ہو جاوے۔ اور جو کچھ ہم اس سے کہیں وہ مانے۔ میرا پہلے حب کے بارے میں یہ عقیدہ ہوا
 کہ جب سوا کے آدھ کچھ نہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی سے دوسرے کو اپنے رخ پر کر لیں۔ اس
 کے لئے سلوک چاہئے کسی طرح سے کیا جاوے۔ نہ بے بکر موثر شے ہے۔ سلوک نئی طرح
 سے ہو سکتا ہے۔ زبانی۔ آلی۔ جانی۔ چنانچہ زبانی سلوک تو زبان شیریں ملک گیر میں
 داخل کر یعنی ہم بیٹھا بویں عزت سے باتیں۔ اسکی تعریف کریں۔ بقولیکس
 خوش آمد ہر کر اگر دی خوشامدہ کسی بند و شاعر کا قول ہے۔ کہ مع
 بسے کرن اک مستربے جو پنج دی بچن کھنورہ۔ یعنی جب میں نام پر
 و شیریں زبانی ہے۔ پس ایک جب تو یہ ہوئی۔ کہ شیریں زبانی سے
 شخص خواہ خواہ اپنا ہر جگہ۔ وہم جب مالی وہ یہ کہ رو بہ بہ ن لھلا کر دوسرے

کو اپنا کر لیں۔ سو یہ عمل میرے سر پر اور عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
 حب جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دو سکر کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
 دبانے۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ جہاں بھیے وہاں جانا۔ گھر کے کام دسندے کر دینا وغیرہ
 وغیرہ۔ اس حب سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان فرض پاؤں میں مغربی تعلیم کو اکثر
 سے سی تم کی تفسیر یہ حب قابل تھا۔ اور چونکہ ہر خیال اب باطل ہو گیا تھا۔ اور میں
 روحانی کسٹ اور تاثیر کا معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے میں خدا اس امر کے سیکھنے کا تم ارادہ
 کر لیا کہ جس کی بظاہر سب سے فائدہ ہے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ ان فرض حب
 سے جس طرح بن پڑا۔ لوگوں کی خدمت کر کے چند ایک حب کے عمل سیکھے اور اس سبب
 جائز فائدے لوگوں کو پہنچائے۔ مثلاً کئی بھائیوں میں صلح کرائی۔ بنی جانی وینوں
 کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور دل کا بغض دور کرایا۔ کئی لڑکیوں کی جائز جنگی دور کر کے
 مرد اور عورت میں سلوک کر دیا وغیرہ۔ میں اس حب کے عمل کو چونکہ بنی نوع کے حق میں
 بہت ہی مفید تھا۔ اس لئے اس کا نام میں نے غنیمت سلوک رکھ دیا اور دلچسپی لے کر اسے
 کسے۔ یہی مہند بہرہ و سرا۔ کہ نیکی رسانہ بخلق خدا
 یہ مہندار صلح کرائی اور اہل علم و زور لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ گو اسکا دور سرا پہلو بھی ہر وقت میرے
 خیال میں گزرتا گیا کہ بعض بد خیال اور بد سلوک لوگوں کے بجا استعمال سے ناجائز کام بھی
 کر سکتے۔ مگر عقل سلیم دلی کہ آپس میں تیرا کوئی قصور نہیں۔ مجھ پر کوئی الزام ملے ہو گا کیونکہ
 ایک شخص نے تیرا بپسوا کر لیا۔ چاندی۔ سونے اور دیگر حیات کو سو دھنے کیلئے۔ مگر
 ایک شیر آدمی نے اس سے روگوں کو کپڑے جلانے شروع کر دیے۔ اہل مغربے کلور افام
 ایجاد کی عمل جراحی کی تکلیف زنج کر نیسے لئے۔ گر لیسروں کی مسافروں کو ہوائی کوشنگھا کر
 بیہوش کرنا اور اہل لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل روپے کو بین کالی۔ آنکھ کو عمل کیلئے۔ مگر
 حیوانوں نے اسکو لذات حفظ کیلئے کھانا شروع کر دیا تو اس میں ایجاد کرنا ہواں کھا کر پی پتہ۔
 میں ہر ایک شخص کو یہی نیت اور عمل کا پھل دے گا۔ ہر قومی نیک بنی کر اس ملک کو اس میں
 شائع کر کے دشمن کو درست بنا دیا۔ روپے کو منایا جاوے۔ حکم نوا پر میرا بن کر جاوے
 اگر کسی کے متعلق کوئی کام ہو تو اس کو وہ کلام کو الیا جاوے۔ غرض کہ آپس میں اتفاق و اتحاد اور سلوک
 ہر اسے مکتبہ۔ ہر مذہب کو کوئی فرض نہیں کہ کوئی ایسا خیالات اس سے بہرہ و حیات

دریکاتہ کا خزانہ خود اٹھایا گیا۔ انھوں نے اس کی کمال سے جو صلاحیتیں جاکر بنی اپنی مثال عمر کے
 ایک عملوں کو ایک جامع کیا ان میں ملوی اور عقلی مجرب و مجرب تجربہ ہی تمام کے نسخے ہیں کہ ہر
 جتنے نسخے اس فن کو چھوڑ دیا ہے وہ سب اس میں گامی کیلئے درج کر دیئے۔ بعض سینہ
 سینہ کے اسرار اور مجرب میں بعض علمی کتابوں کے درجہ کو بھی یہاں نقل کی ہوئی ہیں بعض
 ہندوؤں کی بنائے ہوئے ہیں بعض ایسے بھی ہیں کہ ہتھارہ کرنے پر عالم رویا میں چھوڑ جانے لگے ہیں
 وہ چونکہ ہندو حضرت پران پر کاظم کئی روز تک پڑھا تھا۔ اور ان میں نقل کر اندھ بھی ایک ہندو
 کی زبردست خواب میں ہوئی۔ اور کئی ایک اسرار اور عقلی اور بعضی راز ملحقین کو بھی میرا اپنا خیال
 اور عقیدہ پر کردہ سرستہ راز جناب پران پر چھوڑ دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

میں نے اس کتاب کے دو باب مقرر کیے ہیں پہلا باب علم نجوم میں جس کی نیک و بد ساعات
 معلوم کرنے نقش بھرنے چکر کشی میں پرہیز رکھنے طالب کے مطلوب کے ساتھ دیکھنے غالب
 مغلوب اس معلوم کرنے کے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور پوری ترکیب سے کوئی
 عمل کیا جائیگا۔ تو امید ہے کہ نشانہ اور اثر ہوگا۔ وہ سب کتاب میں مختلف عملیات ملوی
 اور عقلی۔ عملیات میں جو پسند میں کرنا۔ کیونکہ شرعیہ کے خلاف نہ گنھے یا کمزور عمل ہیں
 مگر چونکہ جنک کے عمل میں وہ اکثر لوگ لگے ہوئے ہیں اور اذیت کیلئے ہونے کے طور پر چند ایک
 عملوں کو تکبیر یا ہے۔
 (صوفی اقبال احمد)

عال کیلئے چت ضروری باتوں کی پابندی

۱۔ پہل حال مسق مخالف فعل کھائے اور سہوہ سے تینے جان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور پابند صوم
 ملوہ ہے۔ یعنی روک کر کے تاکہ نفس مارہ زیر ہو اور قوت ہدایت ملی ہے اور لپٹے نہ بیگے موافق
 باوکلہ میں مشغول ہے کہ طبیعت بوقت تنگ خیال کی طرف متوجہ ہے دس پاک ہے پاک
 پڑے پہلے۔ پاک جگر میں بیٹھے۔ (۲) کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس میں بدو آتی ہو مثلاً
 لسن۔ پیان۔ بھنگ۔ حقہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے کہ ایسی بدو اور اشیاء کے استعمال سے ملائکہ جو
 عاقل پر ہو کر رہتے ہیں متغیر ہوتے ہیں۔ اور عامل کو بگاڑا سمجھا کر اسے پاس نہیں لے آتے اور اس کو
 علاموں کی تاثیر نہیں ہونے پاتی (۷) بعض عملوں میں ترک میراثات جلال و علی اہل ذہن ہیں

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جلائی آندہ۔ گوشت پر قسم کی پھلی۔ پیاز لہسن۔ پیٹنگ میز جیو ہا
 جالی دود۔ وہی۔ کھن۔ گھی۔ چھاپہ وغیرہ۔ پس بہر معلول میں صرف مونگ کی ال درخت کی
 کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض معلول میں جو کی روٹی صرف نکٹ فکر کھالی پڑتی ہے۔ بعض میں تو
 یہاں تک پابندی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ماتہ سے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی باد منو
 پکانی پڑتی ہے۔ اور بعض معلول میں مگزی کے تخت پر شہرہ سوتا پڑتا ہے اور بعض میں صرف
 فرشتہ میں پر لیسرا کرنا پڑتا ہے۔ اور جو عیالات جنیات کی دعوت کو ہوا کرتے ہیں ان میں
 گرد معد کرتی پڑتی ہے جبکا ذکر آئندہ لکھا جائیگا۔ اور مال کو اپنے پاس چھری رکھنی پڑتی
 ہے۔ اور بعض محل چھری کے ساتھ پانی کا بھرا ہوا ٹوٹا بھی رکھنا پڑتا ہے (۹) جب تک
 جلد ختم نہ ہو۔ کل پر سیزو کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے۔ چلو قح جو یکے بعد ایس محل کو ہر روز
 بلانا۔ ایک دفعہ پڑھ لینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ تاکہ درد اور دور سے محل پر پورا قبضہ حاصل
 ہے۔ اور اس کی تاثیر گھٹنے نہ پائے۔ ورنہ چھوڑ دینے سے محل کی تاثیر میں نقص پکا اندیشہ
 ہوا کرتا ہے (۱۰) جبکہ لئے جو محل شروع کرے تو جن دنوں میں چاند بڑا ہوا ہوتا ہے
 میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دوسرے ہفتہ میں شروع کرے۔ اما اس کام کیلئے ذیل کے من بعد
 وقت اچھے گئے گئے ہیں۔ دن پر۔ بدھ۔ جمعہ۔ وقت صبح شام رات۔ (۱۱) بعض معلول
 بخور یعنی خوشبو بھی جلائی پڑتی ہے۔ پس تسخیر اور حب کے لئے مندل سفید۔ مندل سرخ لالہ بھی سفید
 کافور۔ عود۔ اگر عطریات چناں۔ پٹا خوشبو کی جی جسے دھوپ کھتے ہیں مگر گڑوں کو معطر
 کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا عطر لگا دے۔ مثلاً موتیا۔ چمبلی۔ روہن۔ مولری۔ کیوڑہ۔ کوڑہ مندل
 سفید وغیرہ۔ بعض میں پوشاک کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے سو جلد تسخیر سفید یا کبیری عفرانی
 رنگ کی پوشاک پہننے۔ تسخیر کے بعض معلول میں صرف ایک ہی چادر اڑھنی پڑتی ہے سو چھ کو لمبی
 چادر لیکر آدمی تلے باندھے ادا آدمی اوپر اڑھے۔ مگر سر کھلا ہونے دے (۱۲) تسخیر یا حب کا
 نقش نکھڑ کے لئے شاخ انار شیریں کی قلم بنانے اور عفران یا غصص دو مالکی سیاسی بنکر
 ایس پانی کے غوص گلاب یا عرق کیوڑہ ڈالکر خوشبودار کر لے لسی سیاسی کے تویذ بکری ہوئے
 عموماً یا تو دیبا میں ڈالے جاتے ہیں یا ہوا میں لڑاتے جاتے ہیں۔ بعض محل میں ایک پاکیزہ رکابی
 میں پاکیزہ ریت بھر کر شاخ انار شیریں سے نقش لکھ کر ڈالتے جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش لکھا
 پھر اسے مشابہ۔ پھر دوسرا نقش لکھا اسے بھی لکھائی۔ پھر تیسرا لکھا پھر اسے بھی لکھائی

کھینے اور مٹاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تعداد معینہ پوری ہو جاتی ہے! ایسے نفس مومن صبح کی وقت قبل از
 طلوع آفتاب کھنڈ شروع کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے عید کے کام کیلئے صبح کا پاکیزہ کنارہ ہوتے۔
 (۱۳) بعض جہل میں جہاں رات کو عمل پڑھنا پڑتا ہے۔ وہیں سونا پڑتا ہے ایسے عمل اپنے عمل کے
 کسی پاکیزہ تجربہ میں کرنے چاہئیں۔ (۱۴) بعض مفلوں پر اپنا اور مطلب کا شکار دیکھنا پڑتا ہے اگر
 وہ دنوں شماروں میں مرافقت ہونی ہو تو کام ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہیں بعض سلعے فالہا و منسوب ہونے
 ہیں پس اگر مطلب کا شمار منسوب ہوا تو کام نہیں ہوتا۔ شاد و مکر محلات کا طریقہ ہم آگے صبح کر دیجئے۔
 (۱۵) بعض جفر کے قائلین کے عمل کے نیچے لئے حرفوں کے موکل اور جن اس قسم ات حکاکر و عابثان بنی ہوتے ہیں
 اس کو ہم آئندہ ایک ایسا فائدہ (نقشہ) صبح کر دیجئے جس کو اس کام میں بڑی مدد ملے اور جو کون موکل جن
 اس قسم ذات بہت کم آئیں (۱۶) جب تک مطلب حاصل نہ ہوا پنا بھید کی کوند سے (۱۷) اٹھائے
 عمل میں مطلب کا تصور اور اپنی مراد کا خیال پیش نظر رکھئے (۱۸) عیناً میں وقت اور جگہ کا قلعہ
 ضروری ہے یعنی جس جگہ پہلو دن ظیفہ شروع کرے اسی جگہ تا اختتام پڑنا کرے۔ اور سطح جس
 پہلے دن پڑے اسی وقت سے روز پڑنا کرے۔ اور جس محل یا چٹان پر پہلے روز پڑے اسی پر اخیر تک
 پڑنا چاہئے۔ آج گبر میں عمل پڑنا چاہئے تو کل صبح کے کنا سے چٹا گیا پر سو کسی یا بیخ میں اور
 اس کے اگلے روز کسی میدان میں۔ یاد کر آج صبح کی وقت پڑنا چاہئے تو کل شام کو شروع کر دیا اور پس
 رات کو۔ ایسا کرنے سے عمل درست نہیں ہوا کرتا۔ (۱۹) کسی جہاں ذات سے اجانت یا کمر عمل
 پڑے۔ یعنی شینہ بات کو لے دوڑانا چھانیں ہوتا۔ اور فائدہ کرتا ہے (۲۰) تغیر اور جب
 کئے لئے قلم بنانی ہر تر ساعات قر میں بنائے۔ ہر ایک مطلب کے لئے جدا جدا سات پن مگر ہم صرف
 جب کے لئے مخصوص باتیں کہتے ہیں۔ (۲۱) جفر کے قاصد کے بعد سے طالب اور مطلب کے نام
 لکھنے ہوں۔ تو پہلے طالب کا نام لکھے پھر مطلب کا۔ اگر کسی برعکس لکھے تھا۔ تو تاثر یہی الٹی ہو گی یعنی
 بجائے محبت کے عداوت ہو گی اور بعض عیالات میں طالب اور مطلب دونوں کی والدہ کا نام یا پند پڑتا
 پس اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اسی جگہ اہل حق کا نام لے یا لکھ دے (۲۲) جب کے لئے مشنری
 کی سات سعد ہے۔ ساعتوں کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

-۱-

نیک و بد ساعتوں کا جدول یہ جن کو دیکھ کر عیش کیا جاتا ہے۔

اسکو بھی سمجھے۔ اب بالفرض پیر کے رہنے کوئی مل کر کی سٹائیں شروع کرنا اور وہ دم بیاہے گا آفتاب بھی سمجھتا ہے
 کہ بجکر تک سٹی سٹات کر کی ہو۔ یا پھر ۲ بجے بعد ذال یعنی ۲ بجے شام پھر سٹات کرتے ہیں ہم سلیو بنائے ہیں
 کہ جب آفتاب شمس کے مل ذال میں پڑنے میں پائیں ۱۱ بجے پیر کے دم تک پھر سٹات کر کی صبح ۵ بجے پھر تک ہے
 اسی طرح بالفرض ہم نے وہ کی رات کو کر کی سٹائیں کوئی مل پڑتا ہے اور کسم ایسا ہے کہ ۵ بجے صبح خرواب
 ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے ۱۱ بجے رات تک کر کی سٹات ہے۔ بنا القیاس۔

حروف ابجد سے موکل جن اور اسم ذات وغیرہ معلوم کر نیکا جدول

حرف ابجد	اسم ذات	اسم مخفی	موکل	جن	کواکب	جہاں لیجالی	بخور
ا	۶۶	اللہ	اسرائیل	پرویش	زحل	جلالی	عود بنبا
ب	۱۱۳	باقی	جبرائیل	دونش	مشتری	جمالی	شکر
ج	۱۱۴	جامع	کامکائیل	دونش	مریخ	مشترک	دارچینی
د	۶۵	دیان	دوہائیل	طیوش	شمس	جلالی	منگل سرخ
ذ	۲۰	ہادی	دوہائیل	پروش	زہرہ	جمالی	منگل سفید
و	۴۶	ولی	انتھائیل	پروش	عطارد	جمالی	کافور
ز	۳۷	زکی	شرکائیل	کاپوش	مر	مشترک	شہد
ح	۱۲۸	حق	تیکفیل	جوش	زحل	مشترک	زعفران
ط	۲۱۵	ظاہر	اسائیل	پروش	مشتری	جلالی	مشک
ی	۱۳۰	نیں	سراکائیل	شہیوش	مریخ	جمالی	گلشن
ک	۱۱۱	کافی	دوہائیل	قدیوش	شمس	جمالی	گل سفید
ل	۱۲۹	لطیف	کامکائیل	عدیوش	زہرہ	جمالی	پرست
م	۹۰	ملک	دوہائیل	جوش	عطارد	جلالی	بہی
ن	۵۶	نور	دوہائیل	طیوش	مر	جمالی	سینا
س	۱۸۰	سمیع	سیدائیل	لینوش	زحل	مشترک	خربوزہ مرکب
ع	۱۱۰	علی	دوہائیل	قدیوش	مشتری	جلالی	نفل سفید
ف	۳۸۹	فتاح	سراجائیل	یعیش	مریخ	جمالی	جود
ص	۱۳۲	احد	اسمائیل	قدیوش	شمس	جلالی	جلوتری

حروف	امداد	اسم	موسم	جن	کرکب	جالی	سحر
ق	۲۰۰	قاد	عقرب	سینکوش	دبر	مشرک	ترنج
ص	۲۰۰	دب	اورکین	دبرش	عقد	جالی	قاپ
ش	۲۰۰	شفیع	برائیل	تشیویش	قتر	جالی	عود
ت	۲۰۰	تواب	عزرائیل	رطوش	زحل	جالی	عبر
ث	۵۰۰	ثابت	سکائیل	طیوش	مشری	جالی	عود
خ	۲۰۰	خالق	میکائیل	والدش	مرنج	مشرک	بنفشہ
ذ	۴۰۰	ذکر	برائیل	طوایش	شمس	مشرک	یگانہ
ض	۱۰۰۱	ضاد	خکائیل	بارش	زبرہ	جالی	حل
ظ	۹۰۰	ظاہر	نورائیل	عقرویش	دبر	جالی	گل
غ	۱۰۰۰	خفوس	زحائیل	عزرویش	مشر	جالی	لنگ

فرم کر کہ اب ہم خوشی محکمہ حیرت نکالنی اور پڑی ہے تو پیلہ مکمل حروف الگ الگ کریں
 خ و ش ی م ح م د اب انکو خالص کریں یعنی ایک نو آواز ہے پراستے
 دوبارہ نہ لکھیں۔ تو انکی تخلیص اس طرح ہوگی خ و ش ی م ح ۔ اب انکی اسم ذات
 اور موسم نکالیں۔ تو اس طرح لکھیں گی خ و ش ی م ح د اسم ذات خالق۔ دلی شفیع
 یسن۔ ملک۔ دیان۔ سہیلے۔ موسم میکائیل۔ اقتبائیل۔ برائیل۔ ساکبائیل۔ برائیل
 تنکفیل۔ مدائیل۔ پس اسم ذات اور موسم نکال کر اب انکی حریت اس طرح بنائی جاتی ہے۔ یا
 میکائیل یا اقتبائیل یا برائیل یا ساکبائیل یا مدائیل یا تنکفیل یا مدائیل بن خالق
 باولی یا شفیع یا یسن۔ یا ملک یا حق یا دیان اسقہ حریت پڑ کر آئے اپنا مطلب بیان کر کے
 اپنا مدد طلب کا نام لے لے۔ اما انیس حروف کے موافق جو جالی ہے۔ یعنی حفظ۔ کا فز۔ عود
 جلیج پھل بنی عزرائیل مندل ترنج پریشیا ماراگ پڈان ہے اس تمامہ کہ کعبہ عود ہے پڑ ہو اور پو
 یکتا عہد میل کل عمل کی جان ہے ضرور صاع جو کے مار کھینے تو از عہد فردی ہے لویا یک عمل
 جز کا جو ہم ہی کتاب میں نہ درج کریں گے۔ اسکا بہت بڑا عہد اسی قاعدہ پر ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ نکو
 اچھی طرح یاد ہو گا۔ تو تم مرزہ کا باب بجاؤ گی۔ اور اگر یاد نہ ہو یا اسکے موافق عمل کر کے تو مگر ہر
 کرم رہاؤ گے ایک بات یاد رکھو کے لائق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے شان

پروٹی نقش نمونہ یا حدیث یککراگ بین کرنی ہر روز خادایا ہر جو نقصان نہ ہو بلکہ باصل
سلام ہر یکہ نقصانی جب شادی کی پڑی نکاتھے ہیں تو ایسے پتھری مار کر صباغ کرتے ہیں
یا اس کا ایک سرا اور ملا تڑا آتے ہیں اس لئے تم ہنسی لادو۔ جو ان سب نقصوں سے
مبرا ہو۔ اگر منہ آئے۔ تو وہ ایک کپڑا چھ کر کے ایسے سے نکال دو۔ مگر کوئی عمل اسی طرح
نفل پر کرنا ہر روز وہ نفل وہ جو سینا رنگ گھٹے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت
اور سلام ہو۔ اس کے کوئی عمل پان پر کرنا ہو۔ تو حق اللہ مدد کچھ پان یا غر شہود پان ہتھمال کی طرح کرنا

سعد نیک ستاروں کا حال

عطارد مشتری۔ قمر زہرہ سعد میں نیک مندے ہیں۔ جس طرح دھبہ بخش ہیں تیس
اندھ مل کہیں نیک مد کہیں بڑے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی مل قمر و عقب میں ہرگز شرع نہ کرے
جن مہینوں اور تاریخوں میں قمر و عقب ہوتا ہے اس کا جدول یہ ہے

نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
چیت	۱۵	بیساکھ	۱۶	جیٹھ	۱۳	انساڑہ	۱۱
سدون	۸	بھاڈوں	۶	پوج	۳	کلاک	۱
مگر	۲۸	پور	۲۶	اکھ	۲۲	پھالگن	۲۱

ماضی ہے کہ ہر مہینے اور ساتی روز رہتا ہے یعنی جس تاریخ کو شرع ہوتا ہے اس کا ساتی
مذہب تک شمل ہوتا ہے۔ مثلاً بیساکھ میں ۱۶ ہے تو ۱۷ تاریخ سے شروع ہر کر ۱۶-۱۵-۱۴ اور
نصف ۱۸ کا ریکھا۔ اس کے یکم کلاک سے شروع ہو گا۔ پہلی۔ دوسری اور نصف تاریخ پتھری
کے ہنگامہ۔ کیونکہ اس ساتی دن پوسے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال بھیجہ ہیں
لگن ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تاریخوں میں شروع دکرے۔ اور نقصان اٹھایگا۔
ہاں اگر کوئی عمل شروع کر رہا ہو۔ اس کے چلے میں قمر و عقب ہلے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے۔

طالع کی موافقت اور ناموافقت

اگر طالب در طلبہ کے طالعوں میں تصدقی اتفاق ہے۔ تو عمل سے طلبہ کا نال ہر نامحال ہے
کیونکہ تصدقی تاثیر کہیں نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر تصدقی اتفاق نہ ہو تو ضرر ماثور ہوتا ہے۔ نفل
میں ہر پہلے صبح کرتے ہیں۔ جس کے ہر ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر طالع کی دوستی

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

ہمیں مل سلطان جوہا عقب یزین

دوستی اور حوت شہد

جہی دو

دشمنی اسد

ہر جیسے کی شخص تار نہیں

ان تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع کریں۔ اگر کچا تو سوا انجام دہو گا۔ کیرنگ
یہ شخص ہیں۔ وہ تار نہیں، اس۔ نمیری۔ پانچویں۔ تیرھویں۔ سو لہویں کہیں
چوبیسویں پچیسویں۔

الغرض جنی باتوں کا ذکر کر چکا گیا ہے۔ ان سب کا خوب ہی خیال رکھنے یعنی بیک و بد
ساتھ کا۔ نیک بدوں کا۔ نیک نیت کا۔ معذور و نزول چاند کا۔ قمر و عقب کا موافقت
و ناموافقت طالع کا۔ نیک بد تاریخ کائنات سب باتوں کا خیال رکھ کر نیا عمل شروع کرے
پھر اس میں پیر پڑا اور کرے۔ ترکہ حیوانات جلالت و جلالی کا لحاظ رکھے۔ باد ضرور ہے
دین پر سودے و غیرہ وغیرہ۔

ترکیب حصار کی۔

بعض عمل ایسے ضرورت اور سخت ہوتے ہیں کہ ان میں اپنے کرر حصد کرنی پڑتی ہے
یعنی کنڈل کھینچنا پڑتا ہے۔ مدد خوف ہر تلبے کے جن یا سکل اگر مدد پہنچا دیں۔
حصد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ شریف۔ قل ہو اللہ۔ اور آیت بکری۔ ہینوں میں
۳۔ ۳ بد پر لٹ کر چھری پر دم کر کے اپنے گرد دیکر کانڈل بٹلے مگر اس ترکیب کے کنڈل
کھینچنے کے دو دن سکر آپس میں مل جائیں۔ اللہ کہہ رہے ہیں کہس ملتے ڈٹنے نہ پاویں بلکہ اپنا
کے کرتے ہیں کہ دونوں سرس کے ملنے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض
میں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ماتے کی انگشت شہادت
دم کر کے اس سے ملتے کھینچتے ہیں۔ انکو ملنے کے پاس الی انھی کو شہادت کہتے ہیں۔
کے اندر بعض پاکیزہ کڑا یا سٹن جھاکر بیٹھتے ہیں۔ بعض مکر کی چوکی رکھ کر اُپر بیٹھتے
ہیں۔ بعض ملتے کے اندر چھری اور بانی کا جھرا ہوا ٹارک لیتے ہیں۔ اللہ عز و جل

باتیں ہندو کے بتائے پر منحصر ہیں۔ اعلازت دینے والا جس طرح بتائے اسی طرح عمل کرنا چاہیے
یعنی جو کچھ تجربہ سے عیند پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھری چھری اور پانی کا ٹوٹا یا تینوں شیلہ
اپنے منہ کے اندر ضرور رکھے۔ ٹوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ ہاؤ ٹو ٹوٹ جاؤ تو فورا
دھو کر لے۔ چھری اس لئے کہ جھل کا کوئی جاہد خل سانپ سمجھ گیدڑ وغیرہ آجائے
تو چھری سے اس کو بٹائے۔ اور چھری اسلئے کہ اس سے جن اہمیات زور کرنے
نہیں پاتے۔ اور الگ رہتے ہیں۔ مواقع ہر آئینہ الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھا جاتے
ہیں۔ مگر ہمارا مطلب اس آیت قرآنی ہے جو اس طرح ہے:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَنَّهُ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بعض شخص الکرسی پر بیٹھتے۔ سورہ اخلاص اور آئینہ الکرسی کے اول اور آخر

۱۱۔ ۱۱۔ بدھ و شریعت بھی پڑھ لیتے ہیں:-

عملیات نادرہ

جو کہ ہم شجر قلوب و جب کے متعلق برہم کے عمل لکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ چھوٹے
چھوٹے عمل لکھتے ہیں۔ جو سخت دہن کر نرم کرنے میں مخصوص ہیں:-

اول سو اچار اچل کا ایک شکالیک سپر ۳ با، مرتبہ یہ پڑھ کر دم کرے۔ اور
اپنے اپنے کان میں ٹانگ کر سات چلا جاوے۔ اس شخص کا دل نرم ہو جائیگا
اور تمام غصہ جانا رہیگا۔ پڑھتے یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ كَانَ مَوْجِدًا كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوم کھینچ جس عسقی یہ دس عدد میں یعنی ۱۰ ی ع

ص ح م ع م ق پس ایک ایک حرف لکھنا چاہئے۔ اور اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا چاہئے۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب کہ کہے۔ تو اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا چاہو۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے جب کہ کہے تو اپنے ہاتھ کی ایک ایک چھوٹی انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ کہے تو دوسری انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ کہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرنا ہوا چلا آئے۔ اور آخر کو جب کہ کہے تو اگر ٹھیک ہی بند کرے۔ گو یا کہ ان پانچوں حروف کے ختم ہونے پر دھنڑا ہاتھ کی ٹہنی بند ہو جاوے۔ پھر وہ سب پانچوں حروف کو اسی طرح لکھنا چاہئے۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرنا چاہئے۔ اور انکو بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مشقی ہی بند ہو جائے۔ تو دونوں ہاتھ بند لے ہوئے مقابل پہ چلا جائے۔ اور جب نظر سہرا پڑے۔ تو ہاتھ کھول دے۔ مگر کھولنے میں یہی ترتیب کا خیال رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ہاتھ کھولے۔ پھر بائیں پانچوں شخصوں میں پھر بان ہو جائیگا۔

تو اگر نسوم کسی بیٹھے بھل اور سخت کے سز پتے مثلاً سبب۔ آرمو۔ تیر۔ آئندہ۔ آثار و میرہ کے سب پتے بیکران پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور بار عزیت ذیل پر بکر پیر دم کرے۔ اور سر میں رکھ کر ساتھے جاوے۔ نرمی سے پیش کر دیکھا۔ عزیت یہ ہے۔ "یا دہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندھے ہاتھ ہری سبزی شک ہری راجہ پر جا پیریں پڑی۔ اور میری من میں مجھ میں کام میں کام کر چنگے۔" بل میں دو دانہ پڑا کرہ شاد یا علی یا علی یا علی۔

پھر چہارم داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو موت میں ڈال کر اپنے لبے پشانی پر لبم اللہ الرحمن الرحیم الیٰی کہے۔ تاکہ اس کا دھوکہ شخص پر سیدھا پڑے۔ پس اس کا مضہ فرو ہو جائیگا۔ یہی تاثیر اسم اللہ کے نکلنے کی ہے اور یہی نکلنے کو کہنے کی ہے۔ پھر اسم ذیل کو، ربہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور جب حکم یا شخص مطلوب کے دروازہ پر جاوے۔ تب، ربہ پڑھ کر سر بھی دم کرے۔ لبم اللہ تو کلفت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم لبم ششم اور تہ ہر مذمت کی وقت شرم پڑھ کر دم کرے۔ اور انکو میں چھوٹے

ایک چوڑے ہتھال سے سب رول اسے محبت کی محاسن سے دیکھنے نہیں گئے کھلم پڑا۔
یا عزیز و یا عزیز بن کل عزیز۔ واضح ہو کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اول اور
گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور سرور شہید کو متل کرے۔

مفتی حیدر کے روز عشا کے وقت منل کرے یا لباس پہنے۔ اور غریب کھاؤ
اور اسو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑے پڑے دم کرے۔ پس وہ پڑا جسکو
دوے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳۰ یا ۱۱ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے۔ تو رستم کے گزند
محفوظ ہے۔ و یا یہ ہے۔ لَا تَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
نہم آیت ذیل کو پانچ کے ٹکڑے پر دم کرے جسکو کھلا بیگاؤہ نرمی سے پڑھ لیا کرے۔
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

دہم اگر ان حروف کو اپنے ماتھ کی نیلی پر لکھ کر شعی بند کرے۔ اور جب شخص مذکور
کے سامنے جائے تو کہو کہ ہے۔ تو وہ شخص اس سے محبت سے پیش آجگا۔ حروف
یہ ہیں ھ ہ ل لا لا۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کرنا نا ضروری ہے۔ اور
ان کا عمل یہ ہے کہ ۱۱۔ روز تک انار کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح
کے وقت لکھا کرے یعنی ایک مرتبہ لکھا۔ پھر شادیا۔ پھر کھا پھر شادیا۔ اسی طرح ہر
روز سو نقش لکھا کرے۔ اور بخور جلاتا رہے۔

اب تخیل اور جب کے بڑے بڑے عمل کھے جلتے ہیں

عمل شبیسی اس عمل کے کبابیض سے حامل بارعب ہو جاتا ہے۔ اور اسکے چہرے سے
بیت کا پر ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں چہ جادے توب پر اس کا رعب چھا جاتا
اور سب حاضرین کی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور اسکی آنکھیں جلال سے لسی بھری ہوتی
ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں پڑتی حال میں طرح پر
صبح کھٹنے سے سوا گھنٹہ پہلے گر یا صبح کی نل سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف جد ہر
سے صبح نکلتا ہے۔ نہ کر کے بیٹھ جادے۔ دو زانو بیٹھے۔ با چوڑی مدکر بیٹھے۔
اور صبح کی نیکہ کا قصد باندھے رکھے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد عمل ختم کرے۔ پھر صبح ہر روز لیا کرے۔

جب اس تصور پر جاوے کہ جوہ کے اندر جنبہ صبح کی ٹیکہ نذر آئے گئے تب عمل درست جانے اور پھر اس تصور کو مدد ملے۔ یعنی یہ تصور پختہ کر کے جب خدا سے تصور کیا۔ صبح کی ٹیکہ خدا نمودار ہوئی۔ اگر ہر روز پختہ زیادہ کر چکا ہو تو انہیں میں تصور کے صبح سے چاندنا ہو جائے گا۔ الغرض یہ تصور پختہ کر چکے کے بعد عمل پر حاوی ہو گا۔ پھر جس مجلس میں جائیگا۔ بارعب ہو گا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ شریخ اور خفاک رہا کرتی ہیں۔ گو یہ عمل منتقلی کو پہنچ جاوے تاہم لازمی ہے کہ ہر روز یاد کر تیرے رہنماں کا ورد و رکھے ضرور۔ کہم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے یا نور یا ذوالجلال والاکرام اور چونکہ یہ عمل مہولی ہے اس لیے اس میں ترک حیوانات جنالی اور جمالی ہی ضروری ہے۔ یعنی لباس۔ پیاز۔ ہینک۔ انڈا۔ پھلی۔ کرشت۔ برسم۔ دود۔ دہی۔ کھن۔ بھیاچہ وغیرہ کا پرہیز رکھے۔ صرف دال دہنی کھاوے۔ اور یاد ضرور ہے :

دیگر عمل حُب

صبح کو نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے اندر سے بس ایک گوشہ میں بیٹھا بیٹھ کر صبح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کام بیان رکھے۔ گو یادہ سانسے بیٹھا ہے تو روز میں یا ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہو جائیگا۔ دعا ہے :- الالہ۔ لائے مجھے ملائے۔ مجھ سے نیرے اک گمراہی۔ عمر اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ ربہ و شریف پڑھو۔

دیگر حُب کے قاعدہ سے عمل حُب

پہلے طالب کا نام اور ہسکی والدہ کا نام کہے۔ پھر مطلوب کا نام اور ہسکی والدہ کا نام کہے۔ اور پھر سب کے الگ حروف کہے۔ پھر ہسکی تخلص کرے۔ یعنی جو حرف ایکذ فیکھا گیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آئے جبکہ اس طرح ہو جائے۔ تب اس کے زام نزلے بقا :-
 صدر مثر یعنی پہلے اخیر کا حرف شروع میں کہلا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد کہلا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اسکے بعد کہلا۔ اس طرح پر پوری سطر بنائی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پھر مثر کرنا جاوے۔ اور طریق بتاتا جاوے۔ جب آخر کو وہی پہلے والی سطر آ جاوے تب کرے۔ یہ از نام پوری ہوئی۔ معائنہ قبل سے عمل میں کیا جائیگا۔

ادھ کتنی دفعہ ہر روز پڑھتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کتنی سطر نام کی کہن اتنے دن تک عمل پڑھتا ہے۔ مامہ جتنے عروق ایک سطر کے ہوں۔ اتنی تسبیح ہر روز پڑھتی ہیں۔ جب تک عمل پڑھتا رہے۔ اتنی دیر تک شبہ جاتا رہے۔ خوشبو کا کھانا ہر پہلے بتا چکے ہیں۔ کو ایک عروق کے مرقع ملک ملک چیزیں منہ میں پس لین سب کو جمع کر کے جلا دے۔ اس میں شال میں خوشبو مرکب ہے۔ ہنگی اس میں ملک ملک مرقع جوشن فاف

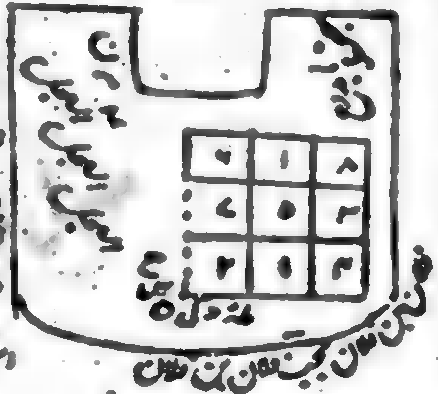
عروہ بنا خوشبو مرکب۔ منہ میں سنخ۔ پیست سبب۔ منہ میں سفید۔ گل۔ بکھن۔ کافور۔ جلاب۔ بنفشہ۔ مشک۔ عروہ سفید۔ جنبہ۔ سنبل۔ مرقع۔ سنبل۔ عاکر مرکب۔ بتالیں۔ ماما۔ گہر ڈال۔ دھل کر جلا دیں۔ اور یہ دسویں سطر میں ترتیب وار ملک ملک ہر روز ایک سطر کات کر دیں۔ پیست کر چنبیلی کے تیل سے ترک کر کے کہہ چراغ میں جلا دے۔ اور چراغ کی تہی کا منہ مطلق کر کر کی طرف دیکھے۔ اما شائے عمل میں مطلب کا تصور رکھے۔ گویا وہ درویش تھا ہے۔ گویا عمل بنکار لہا چڑا ہے۔ مگر ہے جو زیادہ سیرج احاثیہ اور جس جس نے کیا۔ جو بربابا۔ سمہ۔ مرکب۔ اس قدر لمبی چوڑی دھار پڑھنے کی ہے کہ اس کا کافور کھسک کر سانسے رکھے۔ اور پڑھتا جاف۔ بڑی سہولیت سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر آئے کا چراغ بنا کر اس میں پاکیزہ گھی ڈال کر جلا دے۔ تب بھی جائز ہے۔ اگر چلیلی کا تیل لاکر کی اور خوشبو اور تیل جلا دے۔ تب بھی جائز ہے۔ مطلب تو مومن خوشبو سے ہر کرتا ہے۔ بعض ہولی تمی یا خوشنشاں کے تیل میں فی مرقع ماما۔ عاکر خوشبو بنا لیتے ہیں۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور بخورات کے بارہ میں مرض ہے کہ جس قدر اشیا اور ہیکھی گئی ہیں۔ ہر چند کہ لازم سے قاعدہ ہی چاہیں۔ اما جائز بھی یہی ہیں۔ لیکن اگر اس قدر جمع ہو سکیں۔ اور سہولیت کی فرض سے کم خرچ یا لائشیں۔ و لا کام کرنا چاہیے۔ تو عروہ۔ منہ۔ کافور۔ اور مشک۔ ان چار میں شہاد کو ملا کر اور اس سے بھی کچھ چاہے تو اگر جی بنی بنانی جو جائز ہیں کہتی ہے۔ اور ایک سہ۔ کہ ایک جی آتی ہے۔ لاکر رکھے۔ اور عمل کے وقت زمین یا برتن میں ماما ڈال کر جلا دے۔

نفل در آتش کامل

نفل مائش یا نفل در آتش بنادہ۔ یہ ایک فارسی محامہ ہے جو ہر فراری کے معنوں میں دیا جاتا ہے۔ جب بنانا یا ظاہر کرنا ہو کہ فلان شخص فلان کس کی صحبت میں ہوتا ہے۔ تب کہا کرتے ہیں کہ فلان درائے فلان نفل در آتش بنادہ امت۔ مگر اگر کو معلوم ہے

کہ ہر ایک کا وہ کی کہ طبیعت ہو کرتی ہے۔ کیونکہ ہمارے کسی دفعہ سوال کے جواب سے بتایا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ ہے کہ حب کا شیر کا ایک میاں مل ہی ہے کہ مطلب کا نام گھڑے کے نعل پر لکھا کر آگ پر خال دینے میں مدد فرمادے اس کے پاس ٹیکرا منہ نہ ہوتے ہیں جن کی تاثیر سے جیسے جیسے نعل گرم ہو گا وہ دے دے ویسے مطلب کھل کر پتھر دی سپہ بہرہ جاتی ہے۔ ایسی گرفت ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار ہو کر مطلب کے پاس چلا آتا ہے۔ چنانچہ یہ عمل اس بگو صیح کیا جاتا ہے۔ نیک ساحت میں اگر نہ ہو کر مشک کی بکری تک کھڑے کا نعل لاوے۔ کہ اگر پڑا نعل تو خنجر کر کے کہیں سے اُترے اشکالے ہو کر مشک کی بکری تک گھڑا نہ لے۔ ترس خ گھڑا ہو جسکے چاروں ناز و نیاز میں پس نعل لگا کر اسے دھوئے اور غرضیہ کی معافی دے۔ پھر کہہ ذیل کا نقش لکھے۔

ان کی شاخ کی ظہیر ناکہ فتن سے کہے اگر چندوں
شمارہ میں۔ تر خال سے سیاہی تھی یا پاک مشاعرہ کی کہیں
نقش کے چاروں نام کہے۔ پھر ہر کو زہم آگ میں ڈال کر آپ
پاس میں بٹھا ہوا یا عزیز کا اسم پڑتا جاوے نعل کو دیہان
ہا کا نقش ہر ہنگامی تا پڑا سو تھکا کر جاتی ہو جب پڑے
اس کا عمل یعنی چوکر یا جاوے چلے کی ترکیب ہے۔ براہِ روبرو



بر کر ہر مذہب میں جو ایک سو پچیس نقش کہے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ اس طرح ہر چالیس دن کے
اٹھانے عمل میں ترک جیروانات کا نعل لکھے۔ اور نعل بائیں جو عمل کے لئے غرضی ہیں جن کا ذکر
پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس کا سامنا پھر اور اس کے ترک سے چھٹ جمل تر آٹھنے میں کہ کتاب میں
ظن بات کہی تھی۔ اس سے حوائج ہوتے عمل کیا۔ وہ چھوڑا ہوا ہے کہ وہ جیہ ہمارا کرتی ہے۔
کہ کتاب میں چھوڑنے والے موت نقش اور دیا کہ جلتے ہیں۔ تاکہ عمل میں نہ لے اور ان کا چل
کمانے کی ترکیبیں جس کہتے۔ حد صوف ایک سو نقش پندہ کا کافی ہمارا نا ہے۔ اور ای
ہکام پر ہر ہنگامی شیر کا کام دیتا ہے۔ ہم ذیل میں پندہ کہ نقش کا پورا چل بیان کرتے ہیں۔

پندہ کے نقش کی زکوۃ کا طریق

واضح ہو کہ ہر ایک نقش چل طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی آتش۔ آبی۔ خاکی۔ ہادی۔ اور بن پناہ کی
تائیرات بھی جدا گانہ اور طریق ہستمال ہیں الگ الگ ہمارا نا ہے۔ پندہ کا نقش طبیعت ہی

کہ آدم ہر ایک مطلب کے لئے جو ہے۔ مگر بچے پہلے منادی امر ہے کہ کسی مذکورہ دیکھا دے۔
 اور اس کو عمل میں یا باجے۔ پھر اس سے جو کام چاہے لے دے مگر خطا کر مجاہد زکوٰۃ کا طریق ہے
 کہ ماخذات سے اس کا عمل شروع کرے یعنی جس ات کو نیا پانچ نکھ اس رات کو بعد از
 منہ فل کر سنے پڑے ہیں۔ بعد دن میں طریقیہ نکھاکر فرشتہ میں پڑے ہیں۔ بعد چارہ
 مرتبہ درود شریف پڑ کر اسی جگہ سوئے۔ مگر درود شریف پڑنے سے یہ نیت کرے کہ جس
 نقش پسندہ کی زکوٰۃ دینی ہے۔ وہ چوری ہو۔ لغرض صبح کو انھیں نکھانے سے خارج ہو کر زکوٰۃ
 کی سیاسی اندنی نظم سے جن ہزار ایک سے بچیں ان کی نقش لکھے بعد ان میں منبر یا عود نکھاکر آگ
 میں بچے بعد دیگرے جلاتا جائے۔ بعد ایتانہ مشرق کی طرف نکھے اسی طرح دس دن تک
 بار بار کرتا ہے۔ پھر پھر اسی قدر آبی نقش لکھ کر آٹے میں گویاں بنکھد یا پر جگر پانی
 میں ڈال دیا کرے۔ اور نقش لکھتے وقت منہ مغرب کی طرف رکھے۔ اسی طرح دس دن کرے
 آبی نقش لکھتے وقت عود جلاتا جائے۔ یہ میں دن ہوئے۔ پھر دس دن تک باقی نقش
 لکھے۔ اور ہر دن اسی قدر یعنی ۳۲۵ لکھ کر وہاں اڑا دیا کرے۔ یا اونچے درخت کی شاخوں
 میں بانڈ دیا کرے کہ وہاں لکھو ہائے۔ اور نقش باقی لکھتے ہوئے نہ شمال کی طرف کچ
 اندر بخور عود شیا کا جلا دے۔ اسی طرح دس دن کرے۔ پھر اخیر کے دس دن سب طرح ہر روز ۱۰۰
 ٹاکی نقش لکھ کر زمین میں یا ماکرے۔ اور اٹھانے عمل میں نہ جنوب کی جانب نکھے۔ اور بخور میں
 شکر جلاتا ہے۔ بعض استاد ایسا ہی کرتے ہیں کہ ٹاکی نقش لکھ کر زمین میں دفن نہیں کرتے۔
 بلکہ ایک کبھی میں دیا کا صفا لہ پاکر خشک بیت پھر کر شاخ ان کی قلم سے لکھ کر
 مٹاتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہر قدر ادھدی کر لیتے ہیں۔ جب اس طرح عمل کرتے کہتے جلاتا
 ہو چکا۔ نہ زکوٰۃ پوری ہے۔ پھر اخیر کو غلابہ دو گانہ یعنی نقل شکر ادا کرے۔ اور پھر رات
 ۱۱ چار مرتبہ درود شریف پڑ کر صبح کو شریخی پرفا تھہ بروی حسد کائنات علیہ السلام دھکر
 نفیس کرے۔ پس یہ عمل پڑھا ہوا اور نقش منظم تھا کہ بس میں ہو گیا۔ اب جس کام کے لئے
 اسے کر کے پڑا اڑیگا۔ ایسی برہنہ شمشیر سے کہ کسی خطا نہیں کرے۔ اس کا وہ کسی حالی
 نہیں جاتا۔ حافظات کے لئے اگر کالسی کے کٹورہ کے اندر آبی نقش پسندہ کا لکھ کر کے
 بستہ پر سیاہی لگا کر کٹورہ میں تل پھر کسی تاباں گر پاک صحت دے کے ہاتھ میں پکڑا دے۔
 اعلیٰ تاکہ کہ بعد اس کے اندر تمکلی بانڈ ہو دیکھتا ہے۔ وچہ منت کے عمل سے اس کو

جیات کی کچھری نظر آنے لگی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب چاہو۔ دریافت کرو اگر کاشاں
روز کے تھے باقی نقش کبھی کسی نے چھوڑا درخت سے ٹکرا دے تو منقذ ہوتے ہی ہر
جنت میں تھے باقی نقش کبھی کسی نے چھوڑا درخت سے ٹکرا دے تو منقذ ہوتے ہی ہر
نئے خالی نقش کبھی پانی قبر میں دبا دے تو محل دست ہر گھڑی علیٰ ذہن القیاس پھر جس کام کیلئے
کھسکا دے۔ فدا تاثیر ظاہر ہو کر گی۔ گو یہ چودہ وقت طلب ہے۔ اور قطع ابال شخص کا کام ہے
مگر ہے بہت محبت۔ اور سرلسنہ از میں ہیں سے چند کے نقش کا پانچ قسم کے مع ذیل ہیں

آتش	آبی	بادی	خاک
۸ ۶ ۴ ۲	۸ ۳ ۵ ۲	۸ ۳ ۵ ۲	۸ ۳ ۵ ۲

واضح ہو کہ جن خط میں بندہ لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں کل کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔
اور ان کے جرنی کا قاعدہ یہ ہے کہ نقش آتش ایک سے شروع کر کے ترتیباً ۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰
لکھے جاتے ہیں۔ اور ۱ پر ختم کرتے ہیں لیکن باقی نقش مندرجہ سے شروع کر کے یعنی ۶ چھ
پھر ۸ پھر ۹ پھر ۱۰ پھر ۱ پھر ۲ پھر ۳ پھر ۴ پھر ۵۔ اور بادی نقش مندرجہ سے شروع کر کے حسب
بلا بھرے۔ اور خالی نقش ۱ سے شروع کر کے حسب ترتیب کو نام کر کے محل نام ہو گا۔
شانہ کا مثل

قسمت میں ہے یہ زلف گرہ گیر دیکھنا۔ اسے شانہ میں میرا خطا تقدیر دیکھنا
یہ گور و دی محولی منزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتا مہبت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ معلومات کا
بہت گہرا اثر ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے جس کے دو معنی ہیں۔ یعنی کنگھی اور سونڈا باب
وہ جن معنوں سے اس کا کچھ مطلب نہیں مل سکتا کہ شانہ میں کس طرح پر تقدیر کا نوشتہ دیکھ
سکیگا۔ مگر بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے نزاع میں ایسے عامل ہوا کرتے
تھے جو دیر پا کر کے کو سال بھر تک اس ترکیب سے پالا کرتے تھے۔ یعنی کسی غلام راہ سے
انکو پالنا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کچھ ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر
اور قسم لگاس یا دانا اسکو کھانا ہر روز ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر
روز کے دن میں آفتاب کے برج میں داخل ہو جاتے وقت کچھ ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر ہنسی پڑا کر
فوج کرتے تھے۔ اور اسکو وہ شانہ کی ہڈیاں صبح اور سالہ کمال لیتے تھے پس انہا شانہ کی

نقش معلوم ہے۔

عمل نسیس شریف

اگر عدد تک عدد نسیس شریف ہر روز
بار پڑھ کر خیر بنی و دم بیکار ہے۔ اور ساتویں
روز تک وہ خیر بنی کیسے کھائے رکھو گئے
والے سے جنت کریگا۔

قل	هو	الله	احد
الله	الحد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کفوا	احد

دیگر چند ہی جہرات سے شروع کرے اور

ہر روز بعد از نماز اول دراز گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور وہ بیان میں ایک ایک مرتبہ
یہ دعا پڑھے۔ اے یا ۲۱ دن میں مطلب حاصل ہوگا۔ و ماہ ہے۔ اللہم اجعلنی محبوب
فی قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب نصو کہ۔ اور نام ۱۰ بیکار ہے۔

نقش پندرہ کی ایک در عجیب و غریب ترکیب

پہلے ۳ روز ۳ بار پڑھے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ بار نقش پڑے ہو جاویں۔ بعد ۳ روز کے چوتھے
روز سے ہر روز ایک بار بار ہر روز کھیا کرے۔ اور ۳ دن تک اسی طرح پڑھے تاکہ ۳ دن میں
۳ بار یہ ہی ہو جاویں مگر یا ۱۰ روز میں ۱۲ بار نقش پڑھے گئے۔ پھر ہر روز ایک بار نقش کھیا کرے
اور ۱۱ دن تک اسی طرح لکھتا جاوے۔ پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی زکوۃ پوری
ہو جائیگی اس کے بعد ہر روز پندرہ یا کم از کم ۹ نقش ہر روز کھیا کرے۔ اور اس کی مادمت پڑھے
تاکہ عمل پہ چڑھا ہے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ چند ہی تاریخ سے شروع کرے پہلے
روز ایک ۲ سکر روز ۲ تیسرے روز ۳ کھئے اسی طرح ایک ایک نقش روز بڑھاتا جاوے۔ جب
پہلے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک
پہنچے۔ پھر بڑھانا شروع کرے۔ اسی طرح سو اہینہ یعنی ۱۰۰ دن مل کرے۔ بعد اختتام
ہر روز ۹۰ نقش لکھ بیکار ہے۔ عمل پیدار ہوگا۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز پڑھو
اور بعد تک پڑھو ۱۰۰ اور ۱۰۰ تک کھو۔ بعد ۱۰۰ کے ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب
ایک نقش پر زبنت پہنچ جاوے۔ تب پلہ پڑا بھیجے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹۰ نقش لکھ لیا
کرے۔ تاکہ عمل پیدار ہے۔ پس اس نقش سے کل یا بار بار دفع ہوتی ہیں۔ فتوحات از حد ہوتی
جس کے لئے تیرہ دن کے تیسرے کھینے پڑا تیرہ ہے نقش معلوم ہے۔ ۱۰۰

دیگر حب بنی المزی و زوجه

اگر کسی عورت کا خاوند اس سے بدسلوکی کرے تاہم تو اس نقش کو لکھ کر محبت اپنی بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش کیجیگا۔ اس نقش میں جہاں غلاب فلان چار دفعہ لکھا ہے۔ وہاں مرد اور عورت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے۔ مگر اس نقش کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ دن تک ہر روز ۱۰۰ نقش لکھے اور اپنے پیٹ پر باندھ دیا کرے مگر شروع چاند سے عمل شروع کرنے قبل ساتھی قمر میں بنائے اور صبح کی وقت لکھا کرے۔ اور صندل سرخ سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلائے۔ جب چاند پورا ہو جائے۔ تب نقش منظر ہے۔

ع	۹	۲	۵
ط	ع	۵	و
۱	۲	۵	۵۲
فلان	فلان	فلان	فلان

ہر روز ۱۰۰ قمر بنیہ لکھ دیا کرے۔ تاکہ عمل پورا قائم رہے۔ پھر جب چاہے۔ لکھ کر کسی عورت کو دے۔ اور اسکی تاثیر کا تاثر دیکھے۔ کہ نصیب خدا سے کس طرح جلد اثر کرتا ہے۔

نقش ۹۴ کا جو پاس رکھنے سے خلعت کی نظروں میں باعرب کر لے

۱۹	۲۹	۳۹	۲۳
۲۴	۲۲	۱۶	۹۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۸	۱۹	۲۰	۴۵

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خلعت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ اب اسکی زکوۃ کا طریقہ سن لیجئے۔ کہ ہر روز پاک صاف قلم سے پاکیزہ کاغذ پر ۹۴ فقرات سے ۹۴ نقش لکھا کرے اور

زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۴ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام معاملہ پر ہر روز ۹۴ نقش لکھ جھوٹا کرے۔

مسکریم کے طریق سے تسخیر اور حب کا عمل

نہایت مجرب اور مستحکم عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے محنت کر لیا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پہنچا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ہر روز رات کو ایک الگ مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ یہ عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دو زانو ہو بیٹھے۔ ہاتھیں بند کرے۔ اور دونوں ہاتھوں میں لوح مل بکڑے۔ لوح مل کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ انھیں بند کر کے منہ پر تھام لیا جائے۔

الفٹ کرنے لگیگا۔

دیکس :- پر بادہ سے شروع کرے صبح کی وقت ہر بعد مطلوب کا تصویر کے پڑا کرے
سب سے دعا کی پڑھے اور گیارہ گیارہ مرتبہ اول آخر وہ شریعت پڑا کرے دعا ہے لا الہ الا
الا اللہ مجھے ملا محمد رسول اللہ جلدی ملا۔ اور روز کے عمل سے مطلب حاصل ہوگا۔
دیکس :- حدود ہزارہ اگر ایک ہزار تیس پڑا کر کسی بھول پڑم کرے تو جو اسے سوچو گا۔ وہ
سنگھائیوالے محبت کرے گا اور اگر پاں پر دم کر کے کھلایگا تو کھلانیوالے سے کھانے والا
محبت کرے گا۔

دیکس :- اگر آیت محبت کو ہر روز چالیس بار پڑھا کر معافی پر دم کرے اور کسی کو کھلاو
تو چند روز میں وہ تالبدار ہو جاوے۔ آیت محبت یہ ہے۔ یٰحَبِیْبُ کَھْشَم
کَھْشَم اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ

دیکس :- اگر مرغ سفید کے انڈہ پر یہ نقش لکھ کر زم آگ میں دبا دے تو وہ روز کی
عادت سے مطلب حاصل ہو۔ مرغ سفید کا انڈہ ہونا ضروری ہے کہ نقش مغنم یہ ہے

۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
فلان بن فلان علی حب فلان بن فلان الساعة السابعة
الساعة الوصا الوصا الوصا العجل العجل العجل

دیکس :- منگل کے روز ہاؤنڈ پر جو کی روٹی بکھاوے۔ اور اس کے ہڈے ایک برابر کرے۔
اور ہر ایک ہڈے پر یہ آٹھواں شکل لکھ کر تھپے یا کتیا کو لکھ کر کھلاوے اگر مرد کیسے
عمل ہے تو کتے کو کھلاوے۔ ورنہ کتیا کو۔ اور یہ عمل منگل تک کرے یہ کال ہڈوں
پر لکھنے کی صبح ذیل میں

عجل و لو محمد علم علی یحییٰ علیہ السلام مطلوب

چند سفلی ترکیبیں بھی لکھی جاتی ہیں

عمل و طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علوی و دوسری سفلی جو عمل پاکیزہ اور کلام ربانی کے ذریعہ
کی جاتی ہیں۔ وہ علوی ہوتے ہیں۔ اور جو اس کے عکس ہوتے ہیں وہ سفلی کہلاتے ہیں۔
اہل ہدام کے ہاں سفلی عملیات گناہ میں داخل ہیں۔ کیونکہ اس میں شایین سے ہٹا جی
جاتی ہے۔ پہلے مسلمانوں کو علوی عمل کے ہوتے ہوئے سفلی عمل سے پرہیز چاہیے۔

اول بعض گیدڑوں کے سر میں ایک چھوٹی سی فزونی ذیل مہار کے ہوتی ہے جسکو گیدڑ سنگی بولتے ہیں۔ اگر کچھ چھتر اتوار میں اس سنگی کو دھو پڑے۔ اور سینہ پر کاٹیکا لگائے۔ اور منتر ذیل کا ۱۰۸ بار جاپ کرے۔ تو وہ سنگی سدہ ہوا دھیرائے نوجندی اتوار کو مرق گلاب میں گھس کر جس کے کندھے یا دامن پر لگا دے وہی کھالطیع ہو جاتا۔ منتر یہ ہے:-
 گنگ جن کا پانی لاؤں۔ گیدڑ سنگی سدہ کر اؤں جسکے کا ندھے لاؤں جائے
 وہی میسر بس پائے۔ جو نہ سا ہے میرا کام۔ مہادیو کے اس کو آن۔ گورکھ کی دس
 دمانی گیدڑ سنگی سدہ ہو جائے:-

دوم۔ ایک چھوٹی سی سپاری اتوار کو فرید لا دے۔ اور اسی دن اس کو سندھو کاٹیکا اور بالوں کی دھونی دیکر ایک سو بیس بند کر کے رکھ چھوڑے جب کبھی سورج یا چاند گہن ہو تو کمر تک پانی میں جا کر وہ سپاری محل جائے۔ اور یہ منتر پڑھتا ہے جب گہن ختم ہو جاوے۔ تب باہر نکل آئے۔ دو سکر روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ پیلہی ثابت نکال کر دھو کر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے پس جس کو اس کا ایک ٹکڑا پان میں کھلا دیگا۔ وہی اسکے کہنے میں ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے:-
 کالے بن کے کل چھڑی گہن لگے غوغائے۔ گر بن سپاری کھلتی میسر بس میں ہو جاوے۔ دومانی مہادیو کی دمانی گور و گو رکھ ناتھ کی۔ لیکن سبب کا خیال کہے کہ منہ چاند اور سورج کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدرے اوپر ہو پیچھے نہ رہے:-

سوم۔ اگر ہاتھوں کے دسوں خنوں کو اتار کر اتوار کو جلا کر رکھ کر لیں۔ اور اس رکھ کو بان میں رکھ کر کسی کو کھلا دیں تو کھایا تو اس کے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم:- کالی گائے کا مہن اتوار کو لاکر گھی بنا کر رکھ چھوڑے پھر کنواری لکی کے پاس سے روٹی لاکر بتی بنالے۔ اور اس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس دعائی کی رات کو دیا کے کنارے جا کر مذکورہ بالا روٹی اور گھی کا چراغ جلا دے۔ اور جب گیدڑ پہلی آواز دے۔ تو اس وقت چراغ روشن کرے۔ اور کاجل اور پاڑی حفاظت کر رکھتے پس کاجل کھول میں ڈال کر جسکے رو برو جائیگا۔ وہی اس کو محبت کرے گا۔ جب کاجل نہ بجے۔ آپ یہ منتر پڑھتا رہے:-
 اوم رمانگ سہ منگ۔ رہونگ موہنی بس کر دسوا۔
 پنجم۔ کسی ایکلے مکان میں برہن ہو کر چکر سی مار کر بیٹھ جائے۔ اور اپنے چھری چراغ جلا کر رکھتے

تاکا پنا سا۔ سامنے آجائے پس وہ بار بار منتر پڑھے۔ پھر چپ چلب اٹھ کھڑا ہو۔ اسی لمحہ
 اور نہ کرے۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ مترجم ہے: یا ایہیسی یا شیطان میری کل ہیکر فلانے
 کو ران۔ سوئے کر جگلا۔ بیٹھے کو اٹھا۔ ملائے تو اپنی ماں کا درد پیا حرام کرے۔
 ششم۔ منہ لوگ جو دریا کے کنارے مسواکین کر کے اور چیز کو پھینک دیتے ہیں وہ
 بہت سے جگہ کر کے سکھا پھوٹے پس دھو یا دیوالی کی سات کو ایک لاجنگل میں جائے
 اور آبادی سے دور جہاں کہیں پہل یا بڑھ کا ایک لاجنگل کھڑا ہو اسکے چنے جا کر ایک چوہا بنا
 اور اس کھوپڑی میں چاول بچا دے۔ ایندھن کی بجائے وہی دھوئیں تیلے جھٹے حراپنے گرد
 ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اسی کنڈل کے اندر بیٹھ کر سب کچھ کرے۔ اور چوہا بھی اسی کے
 اندھ بنائے۔ اور جب تک چاول کہیں آپ منتر ذیل کو پڑھتا جائے۔ براہ دل کر کے بیٹھے۔ اور بگڑ
 نہ دے۔ بہت سی خوفناک شکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے آگھیر لینی
 مگر اندر نہ آسکیں گی۔ اسلئے بیٹھ کر اندھ بیٹھا ہے۔ جب چاول پک کر قتل ہاویں۔ تب اس
 کچھ پوری کو اٹھا کر دخت سے مائے۔ کچھ چاول دخت سے چپک کر رہ جائیگے۔ اور کچھ
 گر پڑ جائیگے۔ پس ان دونوں قسم کے چاولوں کو الگ الگ پہچان کر کہے۔ جو چاول چپک کر
 رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو مسحافی میں کھلائی گا۔ تو وہ شخص بھیسی کا
 ہو جائیگا۔ اگر گڑے ہوئے چاولوں کے ایک دو ملنے کھلائیگا تو سنسہ ہو جائیگا۔ مگر ان چاولوں
 کو دھوپ میں جی طرح سکھا کر خشک کر دو۔ نیلے بند کر کے رکھو گے تو مڑ جائیگے۔ کنڈل نکالنے
 کا منتر یہ ہے: آیت الکرسی دین قرآن چورہ طبع توئی رحمان۔ آیت بکری دین بڑا ہی محمد رسول
 اللہ تیری اسواری۔ شکا سیا لکوٹ سمند سی کجاری۔ یا حضرت سلیمان پلہ تیری دلفانی۔ ہو وہ نہ
 پس منتر کو پڑھ کر پوری پرہم کرے۔ اور چھڑی سے ایک حلقہ ایسا کھینچے۔ کہ بیکر کیس ٹوٹنے نہ
 پائے۔ اور جہاں کنڈل کے وہ نون سنسہ لیاویں۔ وہاں چھڑی کھائیگا۔ پھر اس کو اندھ بیٹھ کر
 کل عمل کرے اور چاولوں کے پھنے تک۔ غل پڑھتا جائے۔ منتر یہ ہے: درنا کرے چاول
 لاؤں۔ گنپ جن سے کھر پکاؤں۔ بیا کو یہ کھر کھلاؤں۔ پھر کھلا کر بس میں لاؤں۔ کیلوں تیرے
 مات۔ پنا جن تجھے جانیو ہے۔ کیلوں تیرے من جانی جن نیچے گو کھلایا ہے۔ انت
 کیلوں بنت کیلوں کیلوں سیوں نت۔ جاگیر برجاو جس کا میں لاؤں۔ پس لاگو
 محمد اسماعیل جہاں کتب کا لھور الہیہ منڈی کا چوک صاحب